Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

تعمیر فکر و تطہیر فکر قرآن و سنت کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

اللہ دتہ پی ایچ ڈی اسکالر گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام یوسف گفٹ یونیورسٹی گوجرانولہ

ابو بکر صدیق بن حافظ محمد رفیق طاہر۔ پی ایچ ڈی اسکالر گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ

Abstract

The Allah Almighty has not left a man free to get engrossed in the mist of meaningless and futile ideas. The Holy Quran has the incredible guideline which develops logical reasoning ability in the dull minds. Of human beings. The Holy Quran protects the noble thoughts of men which leads him towards the effective reasoning process. The Allah Almighty blessed mankind with the Holy Prophet (PBUH) who taught the truth of the world. The Holy Quran makes us able to conclude the rational consequents from known facts. The ability to conduct research and thinking capacity is not provisional phenomenon, these are thoughts which lead any nation towards prosperity and rescind too. Only those nations could survive in the world who progress in the field of research and knowledge. Keen analysis gives us idea that only those nation leads the world who learn how to think and how to implement the thoughts in the life practically. Satan constantly infuses obsession in human thought in order to create intellectual deviation within man and intellectual deviation deviates man from all religions, creeds and beliefs. When a person's thoughts become pure, his intellect, perception and way of thinking also become pure. Purification of thought purifies the scattered imaginations that come into the fabrication of thought

In this reserch, positivity in thoughts, purification of thought and the value of positive thinking have been discussed in the light of the Holy Quran and Sunnah. The human action is based upon the thought which is produced in mind, Islamic teaching teach us how we control our thoughts and utilize them in productive ways. The conflict of interests usually caused by ideological differences. Thus, the reasoning faculty of Islam develop the rational thinking ability to curb them.

Keywords: *positivity in thought, Rational thinking, purification of thought, fabrication of thought*

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو بے معنی اور فضول خیالات کی دھند میں مگن ہونے کے لئے آزاد نہیں چھوڑا ہے۔ قرآن پاک میں ناقابل یقین رہنما اصول ہے جو مدھم ذہنوں میں منطقی استدلال کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ قرآن پاک انسان کے نیک خیالات کی حفاظت کرتا ہے جو اسے موثر استدلال کے عمل کی طرف لے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو اس پاک نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نوازا جس نے دنیا کو سچائی کی عظمت و رفعت کا درس دیا۔ قرآن پاک ہمیں معلوم حقائق سے عقلی استنتاج اخذ کرنے کے قابل بناتا ہے۔ تحقیق اور سوچنے کی صلاحیت عارضی مظہر نہیں ہے، یہ وہ خیالات ہیں جو کسی بھی قوم کو خوشحالی کی طرف لے جاتے ہیں اور محروم بھی کرتے ہیں۔ دنیا میں صرف وہی قومیں زندہ رہ سکتی ہی جو تدبر، تفکر، تعقل اور تخیل کو استعمال میں لا کر تحقیق اور علم کے شعبے میں ترقی کرتی ہیں بنظر عمیق دیکھا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ صرف وہی قوم دنیا کی قیادت کرتی ہے جو زندگی میں خیالات کو عملی طور پر سوچنے اور نافذ کرنے کے عملی قالب میں ڈھالتی ہے مزید براں تخیل و تفکر کے عمل کی تظہیر کرنے میں بھی کوشاں رہتی ہے۔ شیطان انسان کے اندر فکری انحراف پیدا کرنے کے لیے انسانی فکر میں مسلسل تذبذب، بداعتمادی، بے اعتقادی کا جنون پیدا کرتا رہتا ہے اور فکری انحراف انسان کو تمام، مذاہب اور عقائد سے تمرد پر مجبور کرتا ہے۔ جب کسی شخص کے خیالات پاکیزہ ہو جاتے ہیں تو اس کی عقل، ادراک اور سوچنے کا طریقہ بھی خالص ہو جاتا ہے۔ فکر کی تطہیر ان بکھرے ہوئے تخیلات کو پاک کرتی ہے جو فکر کی بناوٹ میں رکاوٹ اس تحقیق میں خیالات میں مثبتیت، فکر کی تطہیر اور مثبت سوچ کی قدر و قیمت پر قرآن و سنت کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔ انسانی عمل اس سوچ پر مبنی ہے جو ذہن میں پیدا ہوتی ہے، اسلامی تعلیم ہمیں ڈالتے ہیں سکھاتی ہے کہ ہم اپنے خیالات کو کس طرح کنٹرول کرتے ہیں

تفکر :

فکر کا مادہ ف ک ر باب ضربَ یضربُ سے ہے جس سے مراد ہے فکر یفکِرُ فکراً تفکر فی الامر یعنی سوچنا، تاَمل کرنا، غور و فکر کرنا. اس کا اعراب مختلف طریقوں سے پڑھا جاتا ہے فِکر فِکرۃ کی جمع ہے اور فِکرۃ کی جمع افکار آتی ہے' اسی طرح لفظ افکَرَ بھی اسی سے آیا ہے

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

* پی ایچ ڈی سکالر گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ

لغات میں فکر کے کی معانی موجود ہیں مثلا اندیشہ تدبیر ،سوچ بچار، بے جا اندیشہ ،دھیان خیال وغیرہ لفظ فکر سوچ تعقل و تدبر کے لئے عام طور پر مستعمل ہے جیسے عربی میں بھی کہا جاتا ہے ۔ مالی فی الامر فکرا و فکر[۲] چنانچہ فکر اسلامی سے مراد سوچ وچار کا وہ انداز ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق ہو گویا کہ فکر سوچ وچار اور تصور کا نام ہے

تطہیر:

طہارت دو قسم پر ہے طہارت (۱) جسمانی اور (۲) طہارت قلبی۔ قرآن پاک میں جہاں کہیں طہارت کا لفظ استعمال ہوا ہے وہاں بالعموم دونوں قسم کی طہارت مراد ہے، کہا جاتاہے: طَھَّرْتُہٗ فَطَھُرَ وَتَطَھَّرَ واطَّھَّرَ فَھُوَ طَاھِرٌ وَمُتَطَھِّرٌ: میں نے اسے پاک کیا چنانچہ وہ پاک ہوگیا۔ اور آیت کریمہ: (وَ یُحِبّ المتطھرین) (۲:۲۲۲) اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ میں مُتَطَھِّرِیْنَ سے وہ لوگ مراد ہیں جو گناہوں کو ترک کرکے اصلاح نفس میں لگے رہتے ہیں نیز فرمایا: (فِیہِ رِجَالٌ یُّحِبُّونَ اَن یَّتَطَھَّرُوا) (۹:۱۰۸) اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ (اَخرِجُوھم مِّن قَریَتِکُم اِنَّھُم اُنَاسٌ یَّتَطَھَّرُونَ) (۷:۸۲) ان کے گھر والوں کو اپنے گاؤں سے نکال دو کہ یہ لوگ پاک بننا چاہتے ہیں۔ اور آیت کریمہ: (وَ اللّٰہُ یُحِبُّ المُطَّھِّرِینَ) (۹:۱۰۸) اور خدا پاک رہنے والوں ہی کو پسند کرتا ہے۔ میں مُطَھِّرِیْنَ سے پاکیزہ قلب لوگ مراد ہیں۔ اور آیت کریمہ: (وَ مُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا) (۳:۵۵) کے معنی یہ ہیں کہ خدا تجھے ان لوگوں سے نکال کر الگ لے جائے گا اور اس بات سے بلند وبالا رکھے گا کہ ان جیسے کام کرو۔ اسی معنی میں فرمایا: (وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا) (۳۳:۳۳) اور تمہیں بالکل صاف کردے۔ (ذٰلِکُمْ اَزْکٰی لَکُمْ وَ اَطْھَرُ) (۲:۲۳۲) یہ تمہارے لیے نہایت خوب اور بہت پاکیزہ بات ہے۔ (ذٰلِکُمْ اَطْھَرُ لِقُلُوْبِکُمْ) (۵۳:۳۳)یہ تمہارے دلوں کے لیے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔ اور آیت کریمہ: (لَّا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ) (۵۶:۷۹) اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں

اور آیت کریمہ:(وَ ثِیَابَکَ فَطَھِّر) (۷۴:۱۴)اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو، کی تفسیر میں بعض نے کہاہے: یہاں نفس کو رذائل سے پاک رکھنا مراد ہے۔(2)اورآیت کریمہ:(وَّ طَھِّر (۲۲:۲۶) اور میرے گھر کو صاف رکھا کرو۔(وَ عَھِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھٖیمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ بَیْتِیَ) (۲:۱۲۵) اور ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام کو کہا کہ میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو۔ میں خانہ کعبہ کو بتوں کی نجاست سے پاک رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے اَلطَّھُوْرُ: یہ کبھی مصدر ہوتا ہے۔(3) جیساکہ سیبویہ نے اہل عرب سے تَطَھَّرْتُ طَھُوْرًا وَتَوَضَّاتُ وَضُوْئً کا محاورہ نقل کیا ہے۔ لہٰذا یہ فَعُوْلٌ کے وزن پر مصدر ہے۔ جیساکہ وَقَدْتُّ وَقُوْدًا ہے اور کبھی اسم ہوتا ہے جیساکہ فَطُوْرٌ، ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے روزہ کھولا جائے اسی طرح وَجُوْرٌ سَقُوْطٌ اور ذَرُوْرٌ ہیں(4) اور کبھی صیغہ صفت ہوتا ہے جیساکہ رَسُوْلٌ اور اس کے ہم وزن دیگر اسمائے صفت ہیں اور اسی معنی کے لحاظ سے فرمایا: (وَ سَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا) (۷۶:۲۱) اور ان کا پروردگار ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ تو اس میں تنبیہ کی ہے کہ ان کے مشروبات اہل دوزخ کے مشروبات کے خلاف ہوں گے جن کا ذکر کہ آیت: (وَ یُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ) (۱۴:۱۶) اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ میں پایا جاتا ہے۔ اور آیت کریمہ: (وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَھُوْرًا) (۲۵:۴۸) اور ہم آسمان سے پاک اور نتھرا ہوا پانی برساتے ہیں اصحاب شافعیؒ طَھُوْرٌ بمعنی مُطَھِّرٌ لیتے ہیں لیکن یہ لفظًا صحیح نہیں ہے اس لیے کہ اَفْعَلَ وَفَعَّلَ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صیغہ صفت نہیں آتا بلکہ یہ وزن فَعَلَ کے ساتھ خاص ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ لفظ طَھُوْرٌ (معنوی) اعتبار سے تطہیر کو چاہتا ہے۔ کیونکہ طاہر (پاکیزہ) دو قسم پر ہوتا ہے ایک وہ جو خود تو پاک ہو مگر دوسری چیز کو پاک کرنے کی اس میں صلاحیت نہ ہو جیسے کپڑا کہ گو یہ پاک ہے مگر دوسری چیز کو پاک نہیں کرسکتا۔ دوم وہ جو خود بھی پاک ہو اور دوسری چیز کو بھی پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جیسے پانی۔ چنانچہ قرآن پاک نے پانی کو طَھُوْرٌ کہہ کر اسی معنی کی طرف اشارہ فرمایا ہے[۳]

اور قرآن کریم میں بھی یہ لفظ اسی معانی میں ہی استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورۃ البقرۃ میں ارشاد باری تعالی ہے[۴]۔

کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللہ لَکُمُ الاٰیٰتِ لَعَلَّکُم تَتَفَکَّرُونَ ۝

اللہ تعالی اسی طرح تمہارے لئے اپنے احکام صاف صاف بیان فرما رہا ہے تاکہ تم سوچ سمجھ سکو

یہ شراب اور جوے کے متعلق پہلا حکم ہے، جس میں صرف اظہار ناپسندیدگی کر کے چھوڑ دیا گیا ہے، تاکہ ذہن ان کی حرمت قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائی

اور اس بات کی فکر کریں کہ شراب خمر میں ان کے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے ۔ بعد میں شراب پی کر نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ۔ پھر شراب اور جوے اور اس نوعیت کی تمام چیزوں کو قطعی حرام کر دیا گیا چنانچہ اس آیت مبارک میں بھی تفکر کا لفظ استعمال فرما کر غور و فکر کی ترغیب دی گئ ہے اس کے بعد خود ہی فرمایا کہ اس بات میں عقلی اعتبار سے خوب غور و فکر اور سوچ وچار کرلو تاکہ اس کی حرمت میں کوئی قباحت باقی نہ رہے اور تمہارے دل و دماغ میں جو شک و شبہہ ہے وہ بھی رفع ہوجائے اور تمہیں عقل و نفس کی طہارت حاصل ہو جائے.

[۵] اسی طرح سورۃ سبا میں ہے -[۵]

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَۃٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَ فُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوْا ۟ مَا بِصَاحِبِکُمْ مِّنْ جِنَّۃٍ ؕ اِنْ ھوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ۝

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

"اے پیغمبر ! ان سے کہو کہ : میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں ، اور وہ یہ کہ تم چاہے دو دو مل کر اور چاہے اکیلے اکیلے اللہ کی خاطر اٹھ کھڑے ہو ، پھر (انصاف سے) سوچو (تو فورا سمجھ میں آجائے گا کہ) تمہارے اس ساتھی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں جنون کی کوئی بات بھی تو نہیں ہے ۔ وہ تو ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے تمہیں خبردار کررہے ہیں".

یہاں پر بھی تتفکروا سے غور و فکر کا حکم دیا گیا ہے یعنی اغراض اور خواہشات سے پاک ہو کر خالصتہ اللہ غور کرو ۔ ہر شخص الگ الگ بھی نیک نیتی کے ساتھ سوچے اور دو دو چار چار آدمی سر جوڑ کر بھی بے لاگ طریقے سے ایک دوسرے کے ساتھ بحث کر کے تحقیق کریں کہ آخر وہ کیا بات ہے جس کی بنا پر آج تم اس شخص کو مجنون ٹھہرا رہے ہو جسے کل تک تم اپنے درمیان نہایت دانا آدمی سمجھتے تھے ۔ آخر نبوت سے تھوڑی ہی مدت پہلے کا تو واقعہ تھا کہ تعمیر کعبہ کے بعد حجر اسود نصب کرنے کے مسئلے پر جب قبائل قریش باہم لڑ پڑے تھے تو تم ہی لوگوں نے بالاتفاق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تسلیم کیا تھا اور انہوں نے ایسے طریقے سے اس جھگڑے کو چکایا تھا جس پر تم سب مطمئن ہو گئے تھے ۔ جس شخص کی عقل و دانش کا یہ تجربہ تمہاری ساری قوم کو ہو چکا ہے ، اب کیا بات ایسی ہو گئی کہ تم اسے مجنون کہنے لگے؟ ہٹ دھرمی کی تو بات ہی دوسری ہے ، مگر کیا واقعی تم اپنے دلوں میں بھی وہی کچھ سمجھتے ہو جو اپنی زبانوں سے کہتے ہو؟

" تَتَفَكَّرُ تَتَفَكَّرُون " وغیرہ کے استعمال سے لوگوں کو غور و فکر کی ترغیب دی گئ ہے اور فکر قوت ذہن سے عبارت ہے یعنی وہ ملکہ جو کسی شے کے تفکر اور تصوّر میں مصروف ہو یہ ملکہ ادراک سے ممتاز ہے جو کہ عقل و شعور کہ قوّت متعرّفہ کا نام ہے فکری عمل کے نتیجے کے اظہار کے لئے فکر کا اسم مفرد استعمال ہوتا ہے [6]

چناچہ آیت مبارکہ صلاحیت فکر کو استعمال کرنے اور اسے اجاگر کرنے پر ترغیب دلارہی ہے کہ کس طرح حقیقی دلائل و براہین میں فکر پیدا کرکے سابق بالخیرات کا عملی مظاہرہ کیا جائے.

فکر خوبیوں اور خامیوں کا آئینہ

فکر کا آئینہ عقلی توجہ کے لئے دلکش ہوتا ہے چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ فکر وہ آئینہ ہے کہ جس کی مدد سے ہم اپنی خوبیوں اور خامیوں کو دیکھ سکتے ہیں اور غور فکر سے ہی انسان اعلی حقائق کا مشاہدہ کرسکتا ہے گویا انسانی زندگی میں درپیش مصائب ومشکلات کے حل اور مزاحمتوں اور رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے انسانی دماغ وقت و حالات کو مدنظر رکھ کے جو اصول اور علوم و آراء وضع کرتا ہے اسے فکر کہا جاتا ہے یہ ایک ایسا اندرونی عمل ہے جس میں ان واقعات و حالات اور ان چیزوں کے بارے میں بحث کی جاتی ہے جو مادی طور پر ہمارے حواس کے سامنے موجود نہیں ہوتے بلکہ ان واقعات و حالات کی اہم باتوں کو اشاروں کنایوں علامتوں اور حوالوں کہ شکل میں ذہن نشین کرلیا جاتا ہے اور یہ اشارے کنائے علامات و حوالے انسانی فکر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں اور جب بھی کسی انسان کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو وہ ان اشاروں علامتوں اور کنایوں کو استعمال کرتا ہے جس سے درپیش مسئلے کا حل مل جاتا ہے

جب کبھی ہم حل شدہ مسئلے سے دوچار ہوں تو اس میں تفکر کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت بہت حد تک مسائل سے نپٹنے کے لئے عادت و جبلت اور اضطراری افعال ہماری مدد کرتے ہیں اس کو مثال سے یوں واضح کریں گے کہ جیسے کھانے پینے ، اٹھنے بیٹھنے ، سونے جاگنے کے لئے یا لکھنے بولنے یا آنکھ جھپکنے کے لئے غور وفکر کہ ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ کھانا پینا جبلت ہے چلنا ، پھرنا، لکھنا، بولنا ،عادت ہے اور آنکھ کا جھپکنا اضطراری فعل ہے لیکن ہماری جبلتیں عادتیں اور اضطراری افعال ہمارے تمام مسائل کو حل کرنے میں ہماری مدد نہیں کرسکتے کیونکہ پیچیدہ الجھے اور ان دیکھے مسائل جبلت عادت اور ماضی کے تجربات اور اضطراری افعال ہماری مدد کرنے سے قاصر ہوجاتے ہیں[7] .

چنانچہ انسانی زندگی کے دوران آنے والی مشکلات اور حیات انسانی کی بہتر صورت گری کی راہ میں حائل ہونے والی مزاحمتیں اور رکاوٹیں دور کرنے کے لئے انسانی دماغ جو اصول، علوم و آراء حالات زمانہ کومدنظر رکھ کر وضع کرتا ہے اس کو فکر کہا جاتا ہے.

انسان بے ترتیب آراء و خیالات میں کھو جانے کے لیے آزاد نہیں

قرآن حکیم نے انسان کو ایک پختہ اور عمدہ فکر کے لئے جھنجوڑا ہے اس کو محض بے ترتیب آراء و خیالات میں کھوجانے کے لئے آزاد اور بے آسرا نہیں چھوڑ دیا بلکہ اسے خیالات و آراء کو جنم دینے والی اشیاء کا تذکرہ کرکے تربیت و تنظیم کہ طرف راغب کیا ہے نہ صرف راغب کیا ہے بلکہ اسے اس سے ایک نتیجہ اخذ کرنے اور پھر استدلال کی قوت کے ساتھ اس پختہ فکر کے اظہار پر بھی ابھارا ہے جیساکہ سورۃ االقیامہ کی آیت ہے [8]

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ۝لَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦ الْمَوْتٰى ۝

"کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا وہ اس منی کا ایک قطرہ نہیں تھا جو (ماں کے رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے ؟ پھر وہ ایک لوتھڑا بنا ، پھر اللہ نے اسے بنایا ، اور اسے ٹھیک ٹھاک کیا. نیز اسی سے مرد اور عورت کی دو صفتیں بنائیں ، اکیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مردوں کو پھر سے زندہ کردے؟"

درج ذیل آیات مبارکہ میں بھی انسان کو غور و فکر پر آمادہ کیا گیا ہے کہ انسان کو بےفائدہ اور بے کار نہیں بنایا انسان کو اپنی پیدائش میں غور و فکر کرنا چاہیے کہ کن مراحل سے گزر کر اس کہ تخلیق ہوئی تو انسان کی پیدائش بے مقصد نہیں ہے.

نیز احادیث مبارکہ میں بھی غور و فکر پر ترغیب دلائی گئ ہے چنانچہ حدیث مبارکہ میں وارد ہوا ہے[9]

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَفِي الْبَابِ عَنِ الْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ.

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عائذ اشج عبد القیس سے فرمایا: ”تمہارے اندر دو خصلتیں (خوبیاں) ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں: بردباری اور غور وفکر کی عادت

۱۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱-یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، ۲-اس باب میں اشج عصری سے بھی روایت ہے۔

حدیث مبارکہ غور فکر پر دال ہے کہ جب انسان میں اچھی سوچ ہوگی تو وہ اللہ کی نشانیوں میں غور فکر کرے گا تو اس طریقے سے وہ جلد عبودیت اور بندگی کے مقام کو پالے گا اور یہی غور فکر ہی اسے دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار کرے گا.

اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارکہ میں آیا ہے [10]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ: خَشْيَةِ اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَى وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأُعْطِي مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرَةً وَآمُرُ بِالْعُرْفِ «وَقِيلَ» بِالْمَعْرُوفِ

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ” میرے رب نے مجھے نو چیزوں کا حکم فرمایا: پوشیدہ واعلانیہ ہر حالت میں اللہ کا ڈر رکھنا، غضب و رضا میں حق بات کرنا، فقر و مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا، جو شخص مجھ سے قطع تعلق کرے میں اس کے ساتھ تعلق قائم کروں، جو شخص مجھے محروم رکھے میں اسے عطا کروں، جس شخص نے مجھ پر ظلم کیا میں اسے معاف کروں، میرا خاموش رہنا غور و فکر کا پیش خیمہ ہو، میرا بولنا ذکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت ہو، اور یہ کہ میں نیکی کا حکم دوں۔“

اگرچہ یہ حدیث حکم کے اعتبار سے ضعیف ہے مگر فی الواقع اس میں بھی غور و فکر کی ترغیب دلائی گئی ہے.

اسی طرح مسند احمد میں حدیث مبارکہ ہے [11]

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، فِیْ حَدِیْثِ الْاِسْرَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: فَلَمَّا نَزَلْتُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا، نَظَرْتُ اَسْفَلَ مِنِّی فَاِذَا بِرَهْجٍ وَدُخَانٍ وَاَصْوَاتٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا یَا جِبْرِیْلُ؟ قَالَ: هٰذِهِ الشَّیَاطِیْنُ یَحُوْمُوْنَ عَلٰی اَعْیُنِ بَنِیْ آدَمَ اَنْ لَا یَتَفَکَّرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَوْلَا ذٰلِکَ لَرَاَوُا الْعَجَائِبَ۔

۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسراء والی حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میں آسمان دنیا کی طرف اترا تو دیکھا کہ میری نچلی طرف غبار، دھواں اور آوازیں تھیں، میں نے کہا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ شیطان ہیں، جو بنو آدم کی آنکھوں کے سامنے منڈلا رہے ہیں، تاکہ وہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہیوں میں غور و فکر نہ کر سکیں، اگر یہ نہ ہوتے تو وہ عجیب عجیب چیزیں دیکھتے۔

یعنی شیاطین کا کام بھی انسان کو غور فکر اور اچھی سوچ سے روکنا ہے کیونکہ اچھی فکر انسان کو قدرت کے قریب لے جا کر فرمانبردار بناتی ہے جبکہ شیاطین وساوس اور برے خیالات انسان کے ذہن میں ڈالتے ہیں تاکہ اس کو گمراہ اور ہدایت سے دور کر دیں.

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي. فَقَالَ: «خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّدْبِيرِ فَإِنْ رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَأَمْضِهِ وَإِنْ خِفْتَ غَيًّا فَأَمْسِكْ- [۱۲]

انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: آپ مجھے وصیت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:” معاملے پر غور و فکر کر، اگر تو اس کے انجام میں خیر و بھلائی دیکھے تو اسے کر گزر اور اگر تجھے گمراہی کا اندیشہ لگے تو اسے مت کر۔

تطہیر خیال

حدیث بالا میں بھی انسان کو غور فکر کر کے حسن معاملہ تک پہنچنے کہ ترغیب دلائی گئی ہے انسان کی ایک بہت بڑی اور باطنی آلودگی تخیّل کی آلودگی ہے۔ آلودہ تخیّلات راہ علم و کمال میں ایک سنگین رکاوٹ ہوتے ہیں لھذا انسان کے لئے اہم ہے کہ وہ اپنے تخیلات کو پاک کرے اور اگر انسان کو اپنے خیالات کی پاکیزگی کا اندازہ لگانا ہے تو یہ دیکھے کہ وہ حالت خواب میں کیا دیکھتا ہے کیوں کہ حالت خواب میں حواس کے سو جانے کے بعد تخیل زیادہ فعّال ہو جاتا ہے اور حالت بیداری کے تخیلات کو مجسم شکل میں پیش کرتا ہے چنانچہ یہ تمام احادیث مبارکہ انسانی زندگی میں مثبت سوچ کی طرف راہنمائی کرنے اور اسے اجاگر کرنے پر دلالت کرتی ہیں.

تطہیر حواس

انسان کو اپنے حواس کی تطہیر کرنی ہے حواس سے مراد انسان کی سماعت، بصارت، زبان اور دیگر حواس کی تطہیر ہے۔ انسان اپنی آنکھ یعنی بصارت کی تطہیر کرے تاکہ” خائنة الاعین یعنی خیانتکار آنکھوں کا مصداق نہ بن جائے، انسان اپنی سماعت کی تطہیر کرے تاکہ آلودہ سماعت سے تخیل پراگندہ نہ ہو۔ انسان اپنی زبان اور قوت گویائی کی تطہیر کرے تاکہ غیبت، فحش، چاپلوسی ،انسان کی بے توقیری اور غیر منطقی باتوں سے زبان آلودہ نہ ہو

تطہیر فکر

یہ ایک بالاتر مرحلہ ہے لہذا سابقہ مراحل سے سخت تر بھی ہے۔ انسان خدا کی مدد کے بغیر ان مراحل تطہیر کو طے نہیں کر سکتا اور مرحلہ جتنا سخت تر ہو اسی مقدار میں خدا سے استمداد کی ضرورت بھی زیادہ ہے۔ شیطان مسلسل فکر انسانی میں وساوس ڈالتا رہتا ہے”یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (۱۱۴:۵) اور انسان پر شیطانی وحی کا سلسلہ جاری رہتا ہے ” اِنَّ الشَّیَاطِیْنَ لَیُوحُونَ اِلٰی اَوْلِیَائِهِمْ (۶-۱۲۱) تاکہ انسان کے اندر فکری برگشتگی پیدا کر دے اور فکری اعراض انسان کو دین، مذہب، اعتقادات شر و خیر کے ترازو کی شناخت سے محروم کر دیتا ہے اور یوں انسان آتش فساد کا مظہر بن جاتا ہے لہذا اس شیطانی شر سے بچنے

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

کے لئے خدانے جو طریقہ بتایاہے وہ یہ ہے کہ اپنے پروردگار کے ذریعے شیطانی وسواس سے پناہ طلب کرو: "قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰه النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الخَنَّاس" ۱۱۴:۱-۴یعنی خدا سے مدد طلب کرو۔انسان چونکہ خطا کا پتلا ہے اس سے غلطیوں کا صدور بعید از قیاس نہیں پھر وقت کے حوادث میں غوطا لگانا بھی پڑ سکتا ہے فکر و خیالات میں تناؤ اور اور ذہن کا پراگندہ ہوجانا بھی زندگی کے سفر کا حصہ بن سکتا ہے انسان ان حالات میں کیسے پراگندہ سوچوں سے نبرد ازما ہوتا ہے معتدل ہو کر کیسے اپنی فکر میں متزلزل خیالات کا مقابلہ کرتے زندگی کے پر کھٹن لمحات کو صداقت شعاری،موزونیت وخوشگواریت میں تبدیل کرتا ہے اسے تطہیر فکر کہتے ہیں

اصلاح نفس ازروئے امام غزالی

چنانچہ غور فکر کے بعد علماء کرام اصلاح نفس کے چار اصول بتاتے ہیں جنہیں امام غزالی رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں نقل کیاہے۔[۱۳]

اصلاح نفس کے چار اصول ہیں:

۱-"مشارطہ"

اپنے نفس کیساتھ "شرط" لگاناکہ "گناہ" نہیں کروں گا-

۲-"مراقبہ"

کہ آیا "گناہ" تو نہیں کیا-

۳-"محاسبہ"

کہ اپنا حساب کرے کہ کتنے "گناہ" کیے اور کتنی "نیکیاں" کیں-

۴-"مواخذہ"

کہ "نفس" نے دن میں جو "نافرمانیاں" کیں ہیں اس کو ان کی "سزا" دینااور وہ سزا یہ ہے کہ اس پر "عبادت" کا بوجھ ڈالے-

۱)ہر صبح نفس کے ساتھ شرط لگائی جائے کہ آج دن بھر گناہ نہیں کروں گا.

۲)دن بھر اپنی نگرانی رہے کہ گناہ نہ ہو جاے.

۳)رات کو سونے سے پہلے تنہائی میں دن بھر کا جائزہ لیاجائے کہ کیا غلط ہوااور کیا اچھا ہوا.

O) جو غلط ہوااس پر شرمندگی کے ساتھ استغفار کرلے اور جو اچھاکیااس پر خوب اللہ تعالی شکر کرے-

گویاتعمیر فکر اور تطہیر فکر زندگی کے لازمہ کے طور پر ہر موڑ پر ساتھ ہونگے تو بات بنے گی

تعمیر فکر کیوں ضروری:

بے ترتیب آراء و خیالات کو واضح شکل دینے کا عمل ہی فکری تعمیر کا عمل کہلاتا ہے جس کی خواہش تقریبا ہر انسان میں پائی جاتی ہے معاملات زندگی میں جب بھی کسی انسان کو نئے اور مشکل مسائل سے واسطہ پڑتا ہے تو اس کو ماضی کے تجربات سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا تو پھر وہ تعمیری فکر سے کام لیتا ہے ہر قسم کے فن و ہنر اور تعمیری کاموں میں اسی تفکر سے ہی کام لیا جاتا ہے کیونکہ تعمیری سوچ سے بڑی بڑی ایجادات تخلیقات اور انکشافات ہوتے ہیں اسی طرح فنون لطیفہ میں تعمیری فکر کے کرشمے دیکھنے میں آتے ہیں.

یہ بات ثابت ہے کہ تعمیری فکر ہی قوت استدلال کی بنیاد ہے لیکن قوت استدلال کے حصول کے لئے تعمیری فکر کو جلا دینا ضروری ہے تعمیری فکر ارتقائی منازل کے راستوں کو سجھاتی ہے اور قوت استدلال ان راستوں کے تعین میں اور منزل تک رسائی کے دوران کم ہمتی سے بچاتی ہے اور آگے ہی آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتی ہے.

قرآن نے نہ صرف انسان کے اندر فکری تعمیر و تشکیل کے لئے اسے ترغیب دی ہے بلکہ تعمیری فکر کا خود ہی موقع فراہم کیا ہے جبکہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے علم انسانی کو تصور الہی قرار دیا ہے.

آیات قرآنیہ میں یہ نقطہ مضمر ہے بلکہ انسان کو تسمیہ اشیاء کی قدرت حاصل ہے یعنی کہ وہ ان کے معانی قائم کرسکتا ہے اور معانی کا قائم کرنا گویا کہ ان کو اپنے قابو میں لے آنا ہے بالفاظ دیگر ہمیں یہ کہنا چاہیے کہ علم انسان کی نوعیت تصوری ہے اور تصوری علم کا حربہ یہ ہے کہ جسے ہاتھ میں لے کر انسان حقیقت مطلقہ کے مرئی یا قابل مشاہدہ پہلوؤں کی طرف قدم بڑھاتا ہے"[۱۴]

مگر یہی علم کی وہ تصوراتی کشش ہے جو اس میں مشاہداتی تجزیے کہ اہلیت پیدا کرتی ہے لیکن اس کے لئے مشاہدہ شرط ہے اللہ تعالی نے مشاہداتی حقائق تعقل و تفکر کے طور پر بیان کیا ہے چنانچہ سورۃ البقرۃ میں ہے[۱۵].

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

" بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں ، رات دن کے لگاتار آنے جانے میں ، ان کشتیوں میں جو لوگوں کے فائدے کا سامان لیکر سمندر میں تیرتی ہیں ، اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا اور اس کے ذریعے زمین کو اس کے مردہ ہوجانے کے بعد زندگی بخشی اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے ، اور ہواؤں کی گردش میں ، اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان تابع دار بن کر کام میں لگے ہوئے ہیں ، ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہی نشانیاں ہیں جو اپنی عقل سے کام لیتے ہیں" ۔

اس آیت مبارکہ میں ربّ تعالی قدرت میں غور وفکر اور مشاہدے کی تلقین فرمارہے ہیں

یعنی اگر انسان کائنات کے اس کارخانے کو ، جو شب و روز اس کی آنکھوں کے سامنے چل رہاہے ، محض جانوروں کی طرح نہ دیکھے بلکہ عقل سے کام لے کر اس نظام پر غور کرے ، اور ضد یا تعصّب سے آزاد ہو کر سوچے ، تو یہ آثار جو اس کے مشاہدے میں آرہے ہیں اس نتیجے پر پہنچانے کے لیے بالکل کافی ہیں کہ یہ عظیم الشان نظام ایک ہی قادر مطلق حکیم کے زیرِ فرمان ہے ، تمام اختیار و اقتدار بالکل اسی ایک کے ہاتھ میں ہے ، کسی دُوسرے کی خود مختارانہ مداخلت یا مشارکت کے لیے اس نظام میں ذرہ برابر کوئی گنجائش نہیں ، لہٰذا فی الحقیقت وہی ایک خدا تمام موجوداتِ عالم کا خدا ہے ، اس کے سوا کوئی ہستی کسی قسم کے اختیارات رکھتی ہی نہیں کہ خدائی اور اُلوہیّت میں اس کا کوئی حصّہ ہو ۔

اس طرح سورة الغاشیۃ میں ہے[16].

اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ ﴿ۥ ۟ وَ اِلَی السَّمَآءِ کَیۡفَ رُفِعَتۡ ۟ وَ اِلَی الۡجِبَالِ کَیۡفَ نُصِبَتۡ
۟وَ اِلَی الۡاَرۡضِ کَیۡفَ سُطِحَتۡ ۟

" تو کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ انہیں کیسے پیدا کیا گیا؟ اور آسمان کو کہ اسے کس طرح بلند کیا گیا اور پہاڑوں کو کہ انہیں کس طرح گاڑھا گیا؟ اور زمین کو کہ اسے کیسے بچھایا گیا؟"

اللہ تبارک وتعالی نے سب سے پہلے قرون اولی کی زمام سنبھالنے والے افراد کو فکر کی تطہیر کے لئے عرب کی بدو قوم کو مشاہدہ اختیار کرنے کہ دعوت دی کہ کیا یہ لوگ اونٹ کی بناوٹ میں غور فکر نہیں کرتے کہ کس طرح اس کو لق و دق صحراء میں لے کر چلتا ہے اور آٹھ دن تک بغیر پانی کے رہ لیتا ہے موسم کی گرمیاں اور سختیاں اس کو متاثر نہیں کرتیں اس طرح آسمان کی بلندی میں کیا یہ غور وفکر نہیں کرتے کہ بغیر ستون کے چاند تاروں سے مزید آسمان ان کے سروں پر بحیثیت سقف قائم ہے اسی طرح پہاڑوں کا زمین میں گاڑھنا اور زمین کا بچھانا گویا کہ پہاڑ میخیں ہیں اگر نہ ہوتے تو زمیں متزلزل ہوتی اگر زمیں نہ بچھائی جاتی توپانی پر انسان کیسے سکونت اختیار کرتا ان سب باتوں میں تفکر وتدبر والوں کے لئے نشانیاں پنہاں ہیں کہ انسان ان میں غور وفکر کرکے اپنی سوچ کو ایک اللہ کے لئے خالص کر لے.

اسی طرح سورة الانعام میں ہے[17]

وَ هوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوۡمَ لِتَہۡتَدُوۡا بِہَا فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ۟

وَ هوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ فَمُسۡتَقَرٌّ وَّ مُسۡتَوۡدَعٌ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّفۡقَہُوۡنَ ۟

" اور اسی نے تمہارے لیے ستارے بنائے ہیں ، تاکہ تم ان کے ذریعے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستے معلوم کرسکو ۔ ہم نے ساری نشانیاں ایک ایک کر کے کھول دی ہیں ، (مگر) ان لوگوں کے لیے جو علم سے کام لیں وہی ہے جس نے تم سب کو ایک جان سے پیدا کیا ، پھر ہر شخص کا ایک مستقر ہے ، اور ایک امانت رکھنے کی جگہ ۔ ہم نے ساری نشانیاں ایک ایک کرکے کھول دی ہیں ، (مگر) ان لوگوں کے لیے جو سمجھ سے کام لیں" ۔

اسی طرح سورة الروم میں ہے[18].

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَ جَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّ رَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۟

" اور اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں ، تاکہ تم ان کے پاس جاکر سکون حاصل کرو ، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیے ۔یقینا اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں جو غوروفکر سے کام لیتے ہیں" ۔

سورة الفرقان میں ہے[19].

اَلَمۡ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیۡفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَ لَوۡ شَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلۡنَا الشَّمۡسَ عَلَیۡہِ دَلِیۡلًا ۟

"کیا تم نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح سائے کو پھیلاتا ہے؟ اور اگر وہ چاہتا تو اسے ایک جگہ ٹھہرا دیتا ۔ پھر ہم نے سورج کو اس کے لیے رہنما بنا دیا ہے" ۔

سورة العنکبوت میں ہے[20].

اَوَ لَمۡ یَرَوۡا کَیۡفَ یُبۡدِئُ اللّٰہُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ۟

"بھلا کیا ان لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح مخلوق کو شروع میں پیدا کرتا ہے ؟ پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا ، یہ کام تو اللہ کے لیے بہت آسان ہے" ۔

سورة النور میں ہے[21].

یُقَلِّبُ اللّٰہُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَعِبۡرَۃً لِّاُولِی الۡاَبۡصَارِ ۟

"وہی اللہ رات اور دن کا الٹ پھیر کرتا ہے ۔ یقینا ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لیے نصیحت کا سامان ہے جن کے پاس دیکھنے والی آنکھیں ہیں" ۔

سورة لقمن میں ہے[22]

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اَلَمۡ تَرَوۡا اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَ اَسۡبَغَ عَلَیۡکُمۡ نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً وَّ بَاطِنَۃً ؕ وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّ لَا ہُدًی وَّ لَا کِتٰبٍ مُّنِیۡرٍ ۝

" کیا تم لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے ، اسے اللہ نے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے ، اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری پوری نچھاور کی ہیں؟ پھر بھی انسانوں میں سے کچھ لوگ ہیں جو اللہ کے بارے میں بحثیں کرتے ہیں ، جبکہ ان کے پاس نہ کوئی علم ہے ، نہ ہدایت ہے ، اور نہ کوئی ایسی کتاب ہے جو روشنی دکھائے"[۲۲]

یہ تمام آیات مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآن پاک نے فطرت کے مشاہدے میں غوروفکر کرنے کی ترغیب دلائی ہے اس لئے کہ ہم اس حقیقت کا شعور پیدا کریں جس کی عالم فطرت کو اس نے ایک آیت ٹھہرایا ہے لیکن یہاں امر مطلوب قرآن مجید کہ وہ اختیاری روش ہے جس سے مسلمانوں کے اندر عالم واقعیت کا احترام پیدا ہوا اور جس کی بدولت انہوں نے آگے جاکر انہوں نے علوم جدیدہ کی بنیاد ڈالی پھر یہ امر کہ اختبار اور مشاہدے کی اس روح کو اس زمانے میں بیدار کیا گیا جو ذات الہیہ کی جستجو میں مرئی کو بے حقیقت سمجھے ہوئے سرے سے نظر انداز کرچکا تھا کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے قرآن مجید کے نزدیک کائنات کے اندر کوئی بڑا مقصد کام کر رہا ہے یہ فطرت ہی کے پیہم انقلابات ہیں جن کے پیش نظر ہم مجبور ہو جاتے ہیں کی اپنے اپ کو نئے نئے سانچوں میں ڈھال دیں پھر جوں جوں ہم اپنی ذہنی کاوشوں سے علائق فطرت پر غلبہ حاصل کرنے کی سعی کرتے ہیں ہماری زندگی میں وسعت اور تنوع پیدا ہوتا اور ہماری بصیرت تیز تر ہو جاتی ہےیو نہی ہم اس قابل ہوتے ہیں کہ محسوسات و مدرکات کے زیادہ نازک پہلو اپنی گرفت میں لے آئیں اور یونہی اشیاء کے مرور زمانی پر غور وفکر کرتے کرتے ہم اپنے اندر یہ استعداد پیدا کر لیتے ہیں کہ لازمانی کا تعقل کر سکیں[۲۳]۔

حقیقی امر یہ ہے کہ انسان نے فکر ہی کی بدولت خود کو کائنات سے استفادے کے قابل بنایا ہے کائنات اور اس کی تمام چھوٹی بڑی اشیاء سے کام لینے کے لئے انسانی دماغ کو قوّت فکر تخلیق کرنا پڑتی ہے ایسے واقعات جو اسے وقت وحالات اور ماحول کے مطابق بناتے ہیں جہاں حالات و ماحول کے مطابق انسان نہ بن سکے وہاں فکری قوت سے ہی حالات میں لچک پیدا کی جاسکتی ہے انسان نے اپنی فکری قوت ہی کی بدولت ریت اور پتھروں کو عمارتوں کہ شکل دی لوہے سے گاڑیاں گھر فولادی انجن صنعت کاری اشیاء حرب یہ سب فکر انسان سے ہی ممکن ہوا[۲۴]۔

نیز یہ علمی فکر و تحقیق نہ کوئی وقتی چیز ہے اور نہ ہی ذہنی تفریح یہ تو قوموں کہ زندگی و موت کا مسئلہ ہے دنیا میں وہی قومیں آگے بڑھتی ہیں جو علمی میدان میں دوسروں سے آگے ہوں جن کو دوسروں پر فکری اعتبار سے برتری حاصل ہو جو کائنات کے اس نظام قدرت کو دنیا والوں سے بہتر سمجھ سکتی ہیں دنیا کی زندہ اقوام میں ایسے لوگوں کی ایک مؤثر اور قابل ذکر تعداد ہمیشہ موجود رہتی ہے جو علمی و فکری اعتبار سے کائنات میں کام کرنے والی قوتوں کو سمجھتی ہو جن کی انگلیاں ہر وقت تاریخ کی نبض پر رہتی ہیں لہذا کسی معاشرے کی فلاح و بہبود کے لئے از حد ضروری ہے کہ اس میں سوچنے اور فکر کرنے والوں کی ایک تعداد کم از کم ضرور موجود رہے[۲۵]۔

تعمیر فکر کے عوامل:

فکر کی تعمیر میں پختگی اور ارتقاء پیدا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل عوامل نہایت ضروری ہوتے ہیں انسان کو اپنی شخصیت کی تعمیر کے لئے سیرت مصطفی سے راہنمائی لیتے ہوئے خود آگے بڑھنا ہے اور اپنی اس بڑی ضرورت کی تکمیل کے لئے ان ذرائع اور ان صلاحیتوں کو بیدار کرنا ہے تاکہ ایک عمدہ شخصیت کی صورت معاشرے میں خیر و بھلائی بانٹتا ہوا دکھائی دے دوسرے انسانوں کے لئے ایک مثال بن جائے اس مقصد کے حصول کے لئے اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان کو حسب ذیل چیزوں پر خصوصی توجہ دینی چاہیے.

1-نیت

ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:[۲۶]۔

انّمَا الاعمال بالنیّات

بلاشبہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

نیت کی درستگی کے بغیر شخصیت کی تعمیر کرنا ناممکن ہے حدیث مبارکہ سے واضح ہے کہ انسانی عمل کی بنیاد نیت ہے ہمارے سامنے جو عمل ظاہر ہوا ہے اس سے پہلے وہ انسانی دل میں نیت کہ صورت میں ظاہر ہوا ہے گویا تعمیر شخصیت میں جس بات پرزور دینا چاہیے وہ ہے نیت دل جس کو ہم عملی قوت متحرکہ بھی کہتے ہیں اس لئے اصلاح نیت ہی تعمیر فکر ہے اصلاح نیت ہی فلاح انسانیت ہے.

2- ارادہ

نیت کی تطہیر و تزکیہ کے بعد عمل تک جو چیز پہنچاتی ہے وہ ارادہ ہے اگر یہ ارادہ خیر ہے اور مدد و نصرت الہیہ سے اس کا صدور ہو ہورہا ہو تو پھر یہ امر انسان کو کامیابی و کامرانی کی طرف لے جاتا ہے چنانچہ سورۃ ال عمران میں ہے۔[۲۷]

فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہ

جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں"

ارادے اور بھروسے کا باہم گہرا تعلق ہے ارادہ کسی بھروسے پر ہی کیا جاتا ہے یقینا یہ کامیابی و کامرانی کے لئے ضروری ہے

3- تعمیل

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

کردار کی تعمیر محض خواہش کے جاننے غور وفکر کرنے اچھی نیت کے ہونے اور اسکے ارادے میں ڈھل جانے ہی سے تعبیر نہیں بلکہ ان کے لئے اس تمام کے ماحاصل کو تعمیل و عمل کے قالب میں ڈھالنا بھی لازمی امر ہے انسان خود کو بنانے کے لئے فقط خواہشات کی دنیا میں نہیں رہتا بلکہ عملی دنیا میں آتا ہے تاکہ تعمیر و تطہیر شخصیت میں سعی و جد وجہد اس کی پہچان ہو عمل سے فرار نہ ہو اور فقط خواہش پر ہی اصرار نہ ہو بلکہ خواہش عمل کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہو۔

4 خواہش علم / علم پروری

یقینا سب سے پہلے انسان کے اندر کسی چیز کی خواہش ہی جنم لیتی ہے خواہش اچھی بھی ہوسکتی ہے بری بھی انسان کو یہ بات جاننی ہے کہ کونسی خواہش اس کے لئے عزت وکامرانی کا باعث ہوگی اور کونسی خواہش اسے ہلاکت سے دوچار کرسکتی ہے تعمیر فکر کے لئے علم پروری ضروری ہے علم پروری سے قوت فکر میں اضافہ ہوتا ہے علامہ اقبال رحمۃ اللہ نے فرمایا:

ہم انسانی فکر کے ارتقاء پر نہایت محتاط انداز میں نظر رکھیں اور اس کے بارے میں ایک آزادانہ اور تنقیدی نقطہ نظر بھی رکھیں۔[۲۸]

تشکیل جدید الہیات اسلامیہ کے پہلے خطبہ میں بھی علامہ اقبال نے اس موقف کو بھر پور انداز میں سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ تعمیر فکر کے لئے نہ صرف علوم کا ارتقاء وسعت لازمی عنصر کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ علم پروری کا یہ عمل علوم عامہ کی تطہیر کے بغیر مکمل ہی نہیں ہو پاتا اس لئے کہ علم ایک مسلسل ترقی پذیر چیز ہے جوں جوں کائنات اور اس کے مختلف شعبے اپنے آپ کو انسانی فکر کے آگے کھولتے جائیں گے علوم کی ترقی ہوتی رہے گی۔

5- غورو فکر

خواہش سے ملا ہوا دوسرا مرحلہ غور وفکر ہے جس میں انسانی علم کو غور وفکر کے ساتھ گہرائی تک لے جانا ہے یہاں تک کہ اس خواہش کا کوئی پہلو بھی مخفی نہ رہے اس کی تمام جہات فکر اس پر واضح ہوجائیں نیز یہ بھی منکشف ہوجائے کہ وہ خواہش نیکی ہے یا برائی اس طرح انسان کو اپنے باطن سے واضح راہنمائی مل جائی گی.

6- عمل کا نتیجہ

عمل میں استقامت و مواضبط بھی تعمیر فکر وکردار کا لازمی تقاضا ہے محض ایک یا دو مرتبہ عمل کرنے سے خاطر خواہ فائدہ نہ ہوگا عمل خواہ کتنا ہی محنت و مشقت والا کیوں نہ ہو اس کو اس وقت تک نا چھوڑا جائے جب تک عمل محنت کہ صورت میں ایک حقیقت بن کر ظاہر نہ ہو یہی سوچ صحیح معنوں میں ہماری شخصیت کو بنا سنوار کر ایک قابل تقلید نمونہ اور قابل فخر مثال بناسکتی ہے۔[۲۹]

7- نظم و ربط

تشکیل فکر بے جوڑ اور بے ہنگم خیالات کو بے جوڑ آراء کو مخصوص انداز میں منظم کرنا ان خیالات کو تعمیری امور سے ہم آہنگ کرنے اور اپنے خیالات اور حقیقتی توازن پیدا کرنے سے ہوتی ہے۔[۳۰]

8- امتیازات

تعمیر فکر و تطہیر فکر کے لئے ضروری ہے کہ اس کو دیگر آراء اور خیالات سے ممتاز ثابت کیا جائے اس سلسلے کی دیگر آراء میں فرق محسوس کرکے اس کے تازہ اوصاف و خصائص کا شعور ہونا ضروری ہے.

علمی تحقیق کا یہ کام ان اقوام کے لئے خصوصی اہمیت کا حامل ہے جو اپنا مخصوص نظام حیات اور اپنا جدا گانہ نظریہ فکر و عمل رکھتی ہے ان قوتوں کے لئے ضروری ہے کہ تمام علوم کو اس طرح مرتب کریں کہ وہ ان کے مخصوص نظام حیات اور نظریہ فکر و عمل کا نہ صرف ساتھ دے سکیں بلکہ اس کی خدمت کریں اور اس کو ترقی دے سکیں اس کے قیام میں معاون ہوں اور اس کہ بقاء کہ ضمانت دے سکیں اب جو قوم اس علمی و فکری معرکہ میں دوسروں سے بازی لے جائے گی دنیا کی سروری کا جھنڈا اس کے ہاتھ ہوگا۔[۳۱]

9-وسعت مطالعہ

فکر کی پختگی کے لئے ضروری ہے کہ جس سلسلے میں فکر کی تعمیر مطلوب ہے اس سلسلے کی تمام جامع معلومات حاصل کی جائیں کیونکہ اس سے تشکیل فکر تیز اور آسان ہوجاتی ہے اگر معلومات نامعلوم ہوں تو تخریبی پیدا ہوگی

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ [۳۲]

"بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے باری باری آنے جانے میں ان عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ۔

جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں ، اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں ، (اور انہیں دیکھ کر بول اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار ! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا ۔ آپ (ایسے فضول کام سے) پاک ہیں ۔ پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے " ۔

اہل عقل و علم زمین و آسمان کے وسیع مطالعے سے ایک فکر پاتے ہیں اور پھر اسکی نشو ونما کرکے اسے اس کو ایک قوت کا درجہ دیتے ہیں.

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

"ہمیں تمام تر مغربی علوم وفنون بلکہ مغربی تہذیب و تمدن کے تمام عناصر کو خام مال سمجھنا چاہیے اور اس معاملے میں ان کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیے جو ہر خام مال کے ساتھ کیا جاتا ہے نہ تو ہم اس سارے مواد کو جوں کا توں اپنے کام میں لاسکتے ہیں اور نہ محض ناکارہ قرار دے کر پھینک سکتے ہیں ہمیں اپنی اقدار کی روشنی میں ان سب کو باریک بینی اور دقت نظر سے دیکھنا چاہیے جو چیزیں حقائق ثابت نہ ہوں اور ہماری اقدار سے متعارض ہوں ان کو ہم رد کردیں اور باقی مانندہ کی اصلاح کرکے ان سارے علوم کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کریں۔[۳۱]"

10- حالات کا بھرپور تجزیہ

فکر جس قدر حقائق سے قریب تر ہوگی اس قدر اعلی وپختہ ہوگی کیونکہ عملیات میں ڈھل جانے والی فکر ہی وہ قوت ہے جو انسان کو کائنات کہ تسخیر پر آمادہ کرتی ہے اور پھر اسے ممکن بناتی ہے فکر کو ممکن بنانے کے لئے ان حالات سے تطبیق پیدا کرنا ضروری ہے اس اعتبار سے اسلامی فکر کائنات کی بہترین فکر ہے جس نے ایک طرف حیات انسانی کے لئے تسخیر کائنات کے اصول اس انداز پر تشکیل دیئے ہیں کہ کائنات کو مسخر کرنا انسان کے لئے مشکل نہ رہے بقول اقبال رحمہ اللہ :[۳۲]۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

چنانچہ حالات کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے علامہ اقبال نے فرمایا ہے.

"فطرت کے انقلابات کے پیش نظر ہم اپنے آپ کو نئے سانچوں میں ڈھال لیتے ہیں پھر جوں جوں ہم اپنی ذہنی کاوشوں سے علائق فطرت پر غلبہ حاصل کرنے کی سعی کرتے ہیں ہماری زندگی میں وسعت اور تنوع پیدا ہوجاتا ہے اور ہماری بصیرت تیز تر ہوجاتی ہے اشیاء کے مرور زمانی پر غور و فکر کرتے کرتے ہم اپنے اندر یہ استعداد پیدا کر کے لازمی کا تعقل کرسکیں"[۳۳]۔

لہذا بصیرت جس قدر زیادہ ہوگی فکر اس قدر روشن اور صاف ہوگی اس کی بدولت تعمیر فکر جلد ہوتی ہے بلکہ یہی بصیرت تعمیر فکر کی اساس ہے.

11 مفروضہ کے قیام کی صلاحیت

مفروضہ قائم کرنے سے بھی تشکیل فکر میں آسانی ہوتی ہے کسی بھی رائے کے حس و قباحت کے حوالے سے اس کے آئندہ کے نتائج و حالات کا تجزیہ کرنے پر بصیرت افروز مفروضات فکری تعمیر و تطہیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں.

12- طرز تکلم

کسی بھی فکر کے اظہار کے لئے زبان اہمیت کی حامل ہے لیکن اگر زبان فکری خصائص کے قریب تر ہو اور فکر سے ہم آہنگی پیدا کرنے میں کامیاب رہے تو صاحب فکر کی فکری پختگی کی علامت ہے کیونکہ زبان نے فکری ارتقاء وترویج میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے انسان اپنے خیالات و تفکرات کو زبان ہی کی بدولت دوسروں تک پہنچاتا ہے اس سلسلے میں قرآن کریم کہ مثال نہایت عمدہ آیت پر مشتمل ہے عربی زبان وہی ہے جو قریش بولتے تھے مگر قرآن کا اسلوب نظم وضبط آج تک معجزہ ہے کہ قریش بھی اس کے چیلنج پر اس جیسی ایک آیت نہ لاسکے چنانچہ سورۃ بقرۃ میں ہے[۳۴]۔

وَ اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ ۪ وَ ادۡعُوۡا شُہَدَآءَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۳﴾

" اور اگر تم اس (قرآن) کے بارے میں ذرا بھی شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتارا ہے ، تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ ، اور اگر سچے ہو تو اللہ کے سوا اپنے تمام مدد گاروں کو بلالو"

ملخّص

جس طرح کسی قوم کے خیالات اسکی تہذیب و ثقافت اس کے اجتماعی علوم سے مشاہدہ کیے جاسکتے ہیں اسی طرح یہ سب باتیں اس کی زبان و ادبیات میں راسخ ہوتی ہیں اس لئے زبان کو بھی تعمیر فکر کا جزء سمجھا جاتا ہے - شیطان مسلسل فکر انسانی میں اوہام و ظنون ڈالتا رہتا ہے تاکہ انسان کے اندر فکری انحراف پیدا کر دے اور فکری تخلف انسان کو دین ،مذہب اور اعتقادات اور سوچ کے اچھے زاویہ ہائے جہات سب سے منحرف کر دیتا ہے۔ جب انسان کی فکر پاک ہوجاتی ہے تو اسکے تعقّل، ادراک اور طرز فکر میں بھی طہارت پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ یہ تمام وہ عوامل ہیں جو تعمیر فکر و تطہیر فکر میں معاون ثابت ہوتے ہیں جن پر عمل پیرا ہوکر انسان سوچ کی پختگی اور پاکیزگی حاصل کرسکتا ہے تعمیر فکر فکروعمل کے میدان میں سامان ہدایت فراہم کرتا ہے جبکہ تزکیہ نفس اور پاکیزگی اخلاق تطہیر فکر کا دوسرا نام ہے -

حوالہ جات

۱ -لویس معلوف ،المنجد فی اللغۃ والاعلام،المطبعۃ الکاثولیکیۃ بیروت، ۲۰۰۹ء ج ۲،ص۵۹۱،

۲ - بلیاوی، عبد الحفیظ، مصباح اللغات ،مکتبہ قدوسیہ ،لاہور ،۱۹۹۹ء ص۶۱۵،

۳- الراغب الاصفہانی ، مفردات القرآن ، مطبع عرفان افضل پریس ، لاہور ج۲ ص۷۵-۷۷، س ن

۴ - البقرۃ : ۲۱۹

۵ - السبا: ۴۶

۶ - اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ج۱۵ ص۴۱۵

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

۷ - علامہ محمد اقبال ، تشکیل جدید الہیات اسلامیہ ، مترجم سید نظیر نیازی، ص ۲۱ ، ناشر بزم اقبال ۲ کلب روڈ لاہور س ن

۸ - القیامہ:۳۶ - ۴۰

۹ -امام الترمذی، محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی، سنن الترمذی، رقم الحدیث ۲۰۱۱، مطبع مصطفی البابی الحلبی مصر، طبع ثانیہ ۱۳۹۵ھ

۱۰ -االخطیب ، محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی، مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق الفصل الثالث، المکتب اسلامی بیروت، طبع ثالثہ ج ۳ تحقیق محمد ناصر الدین البانی ۱۴۰۵ھ

۱۱ -الامام احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث ۸۶۲۵، موسسۃ الرسالہ بیروت، طبع الاولی ۱۴۲۱ھ

۱۲- الخطیب محمد بن عبداللہ التبریزی، مشکاۃ المصابیح، کتاب االاداب، المکتب الاسلامی بیروت طبع ثالثہ تحقیق محمد ناصر الدین البانی ج۳

۱۳ -الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی، احیاء علوم الدین، کتاب المراقبہ والمحاسبہ، دار ابن الحزم لطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت طبع الاولی ۱۴۲۶ھ

۱۴ علامہ محمد اقبال ، تشکیل جدید الہیات اسلامیہ ، مترجم سید نظیر نیازی ،اسلامک بک سینٹر کلاں محل دہلی طبع ثانیہ ۱۹۹۲ء ص ۵۹

۱۵ -البقرۃ : ۱۶۴

۱۶ -الغاشیۃ:۱۷-۲۰

۱۷ -الانعام :۹۷-۹۸

۱۸ -الروم: ۲۱

۱۹ -النور: ۴۴

۲۰ -الفرقان:۴۵

۲۱ - العنکبوت:۱۹

۲۲ -القمن:۲۰

۲۳ - علامہ محمد اقبال ، تشکیل جدید الہیات اسلامیہ ، مترجم سید نظیر نیازی ،اسلامک بک سینٹر کلاں محل دہلی طبع ثانیہ ۱۹۹۲ء ص ۶۱-۶۲

۲۴ - رابرٹ بریفالٹ ، مترجم عبدالمجید سالک ، تشکیل انسانیت مجلس ترقی ادب کلب روڈ لاہور ۱۹۹۴ء ص ۴۵

۲۵ - غازی محمود احمد ، محاضرات تعلیم ، ناشر زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی ، ۲۰۱۴ء ص ۲۳۵

۲۶ - بخاری محمد بن اسماعیل ۔الجامع الصحیح ، الکتاب بد الوحی باب کیف کان بدالوحی الی رسول اللہ رقم الحدیث ا، مرکز البحوث و تقنیۃ المعلومات داالتاصیل القاہرہ مصر ج اول ص ۱۷۹، ۱۴۳۳ھ

۲۷ -العمران:۱۵۳

۲۸- ڈاکٹر نعیم انور نعمانی ، تعمیر سیرت و کردار کیوں اور کیسے ؟ ، یونہی فورم ۳ فروری ۲۰۱۴ .

۲۹ - ایضا

۳۰ - رابرٹ بریفالٹ ، مترجم عبدالمجید سالک ، تشکیل انسانیت ،ص ۸۵ ،

۳۱ - - غازی محمود احمد ، محاضرات تعلیم ، ۲۰۱۴ء ص ۲۳۹-۲۴۰

۳۲-علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، نیشنل بک فاونڈیشن اسلام آباد، ۲۰۱۴ ص ۷۸

۳۳-- علامہ محمد اقبال ، تشکیل جدید الہیات اسلامیہ ، مترجم سید نظیر نیازی ،اسلامک بک سینٹر کلاں محل دہلی طبع ثانیہ ۱۹۹۲ء ص ۶۱-۶۲

۳۴ -البقرۃ :۲۳